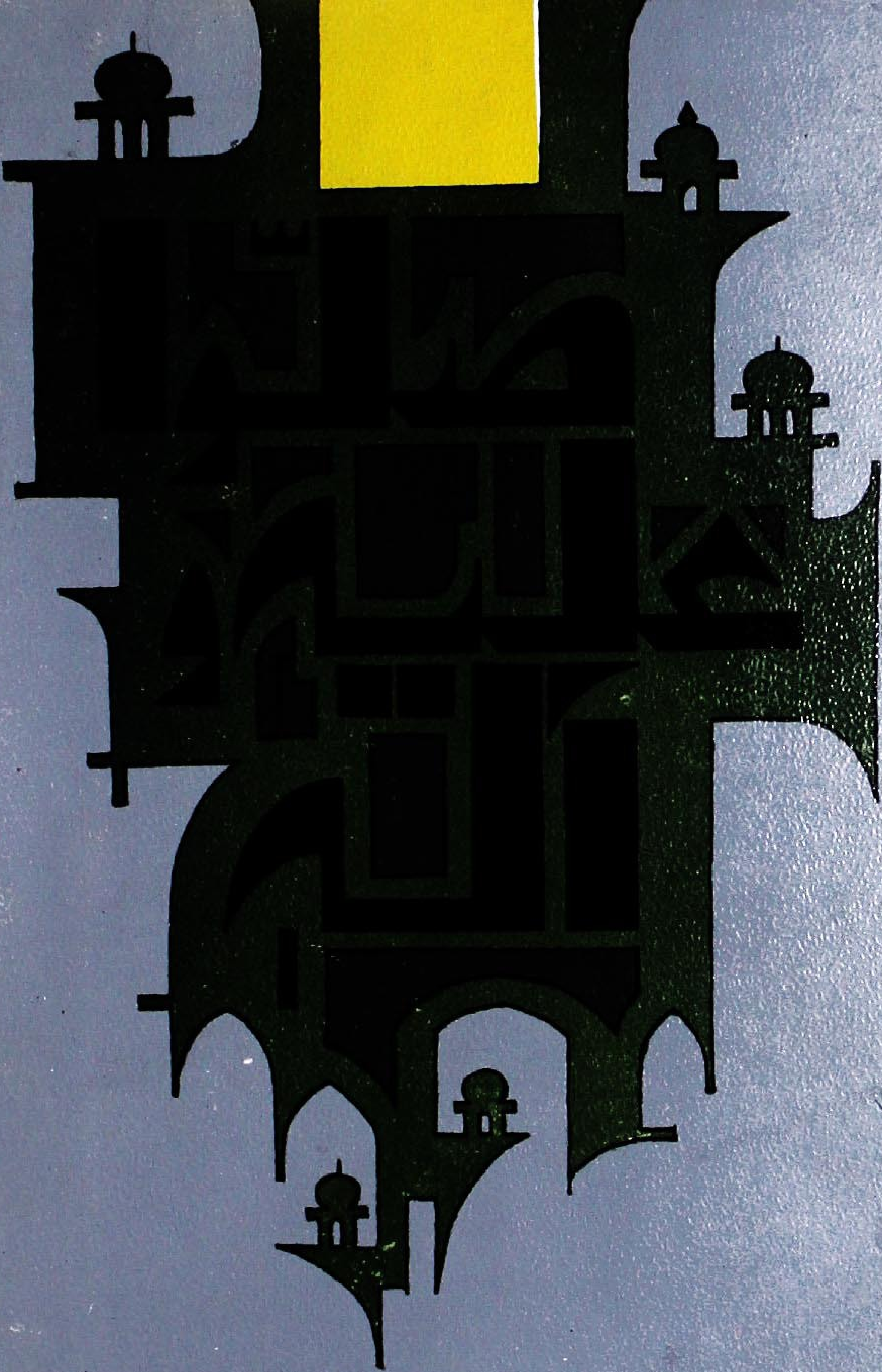

حفیظ تائب

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلی اللہ علیہ وآلہ

Marfat.com

Marfat.com

صلّوا علیہ و آلہٖ

مجموعۂ نعت

حفیظ تائب

سیرت مشن پاکستان، لاہور

Marfat.com

135188

ناشر	سیرت مشن پاکستان - نسیم مارکیٹ، ۲۱ ریلوے روڈ لاہور
ناظم اشاعت	حاجی محمد نعیم، محمد شفیع ٹنریز
کتابت	محمد حسین (شاہ)
تزئین	اسلم کمال
مطبع	نقوش پریس، لاہور
سالِ اشاعت	۱۳۹۸ھ ۱۹۷۸ء
تعداد	دو ہزار
صفحات	۱۳۶
قیمت	۲۰ روپے

تقسیم کار: آئینۂ ادب - چوک مینار - انار کلی لاہور

Marfat.com

انتساب

مادرِ مہربان و خلد مقام — رحمتِ ایزدی ہو تجھ پہ مدام
آہ کے ساتھ اب تو آتا ہے — میرے افسردہ لب پہ تیرا نام

تیرے اندازِ تربیت سے مجھے — شغفِ مدحتِ حضورؐ ملا
تیرے فیضانِ چشم ہی کے طفیل — میری قندیلِ فن کو نور ملا

تُو نے بخشا مجھے وہ سوز و گداز — جو مرا اعتبارِ فن ٹھہرا
جس نے گلہائے نطق مہکائے — فکر پیرایۂ چمن ٹھہرا

یہ مری زندگی کا سرمایہ — صورتِ مدحتِ رسولؐ انام
کر رہا ہوں بہ صد خلوص و نیاز — اسے منسوب تیری روح کے نام

جسم کا ربط و ضبط فانی ہے
رشتۂ روح جاودانی ہے

Marfat.com

فہرست

— تجزیہ (ڈاکٹر سید عبداللہ)

— مقدمہ (ڈاکٹر غلام مصطفےٰ خاں)

— حمد ، ۱۹

— دعا ، ۲۱

— آیۂ نور ، ۲۵

— التماسِ کرم بہ حضورِ تاجدارِ حرم ، ۲۹

— خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر، خیر البشرؐ ، ۳۲

— پائی نہ تیرے لطف کی حد سیّدؐ الورٰی ، ۳۵

— بادِ رحمت سنک سنک جائے ، ۳۷

— دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبیؐ ، ۳۸

— اے روحِ تخلیق ! اے شاہِؐ لولاک ، ۴۰

— رہی عمر بھر جو انیسِ جاں وہ بس آرزوئے نبیؐ رہی ، ۴۲

— تج کے بے روح مشاغل اے دل ، ۴۳

— خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گل چیدہ ، ۴۵

— جلوۂ فطرت ، چشمۂ رحمت ، سیرتِ اطہر، ماشاءاللہ ، ۴۷

— ہر منفعتِ دنیا سے ہوئے ہم مستغنی اللہ غنی ، ۴۸

— نعتِ حضرتؐ مری پہچان ہے سبحان اللہ ، ۴۹

— کھلا بابِ حرم الحمدللہ ، ۵۱

— نورِ نبیؐ ہے نظارہ گستر اللہ اکبر ، ۵۲

— اے سرورِؐ دیں نور ہے یکسر تری سیرت ، ۵۴

— دلوں کی تہہ میں پوشیدہ محبت دیکھنے والا ، ۵۶

— روح میں نقش چھوڑتی صورت ، ۵۸

— منارِ رشد و ہدایت ، سحابِ رحمت وجود ، ۶۰

— یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا ، ۶۲

— ظہورِ سرِّؐ کون و مکاں ، ظہورِ حیات ، ۶۴

— ماورائے حدِ ادراک رسولِؐ اکرم ، ۶۵

— نامِ رسولؐ سے ہے نمودِ کمالِ فن ، ۶۷

— انبیا میں عدیم النظیر آپؐ ہیں ، ۶۹

— خلق کیوں اُس کی نہ گرویدہ ہو ، ۷۱

— عالم افروز ہیں کس درجہ حرا کے جلوے ، ۷۳

Marfat.com

— نشاطِ روح خیالِ محمدؐ عربی ، ۷۴
— غنی ہے شاعرِ نادار اے شہِؐ ابرار ، ۷۶
— کہاں زبانِ سخنور، کہاں ثنائے حبیبؐ ، ۷۸
— نبیؐ کو مظہرِ شانِ خدا کہیے ، بجا کہیے ، ۷۹
— دل بھی کیا ہے بس اِک طلب کے سوا ، ۸۱
— زیست کے عنواں اشاراتِ رسولِؐ ہاشمی ، ۸۲
— وقفِ ذکرِ شہِؐ حجاز رہوں ، ۸۴
— ہجومِ رنگ ہے میری ملول آنکھوں میں ، ۸۵
— خواب ہی میں رُخِ پُرنور دکھاتے جاتے ، ۸۶
— رونقِ عالمِ رنگ و بُو آپؐ ہیں ، ۸۷
— جس سے ہے بحرِ جاں میں انوار کا تلاطم ، ۸۸
— روح میں کیفِ ثنا پاتا ہوں ، ۸۹
— رسولِؐ عالمیاں، ذاتِ لم یزل کا حبیبؐ ، ۹۲
— لب پر نبیؐ کا اسمِ مبارک رواں ہُوا ، ۹۴
— مہرِ ہُدیٰ ہے چہرۂ گلگوں حضورؐ کا ، ۹۵
— اترے ملک زمینِ حرم پر ترے حضورؐ ، ۹۶
— کیا مجھ سے ادا ہوں ترے حق ہادئ برحق ، ۹۸
— جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے ، ۱۰۰
— زیست کی روحِ رواں ہے مرے خواجہ کی نظر ، ۱۰۱
— کِھلا گئی ہے بہر سُو نبیؐ کی طبعِ نفیس ، ۱۰۲
— کب ہو گی شبِ ہجراں کی سحر اے سرورِؐ عالم صلِّ علیٰ ، ۱۰۳
— تیرا دربار ہے عالی آقا ، ۱۰۴
— آفاق رہینِ نظرِ احمدِؐ مختار ، ۱۰۶
— شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ ، ۱۰۸
— صبحِ سعادت ، ۱۰۹
— عیدِ میلادالنبیؐ ، ۱۱۲
— پھر اُٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ ، ۱۱۴
— معراجِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ، ۱۲۰
— شبِ اسرا ، ۱۲۲
— غزوۂ بدر ، ۱۲۵
— آرزوئے حضوری ، ۱۲۷
— گنبدِ خضرا کے سائے میں ، ۱۳۲
— قدموں میں شہنشاہِؐ دو عالم کے پڑا ہوں ، ۱۳۵
— بارگاہِ نبوی میں جو پذیرائی ہو ، ۱۳۶

تجزیہ

ڈاکٹر سیّد عبداللہ
صدر دائرہ معارفِ اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

صلّوا علیہ و آلہٖ

نعت کا فن ہمیشہ ہی سرسبز رہا، ثنا خوانانِ جمال و کمالِ نبیؐ سدا سدا شمع رُوئے جہاں تابِ رسولؐ سے عقیدت کے دیئے جلاتے رہے۔ یہ مضمون سدا بہار ہے، اس پر خزاں نہیں آتی، اسے صرصرِ ایّام افسردہ نہیں کرسکتی۔ یہ وہ گُل ہے جو ہمیشہ کھِلا رہتا ہے۔

لیکن اب اس دَور میں کہ دلوں کی کھیتیاں جلد جلد خشک اور ویران ہو جاتی ہیں، سیرابی و شادابی کی ضرورت بھی بڑھتی جاتی ہے اور جتنی جتنی یہ ضرورت بڑھتی جاتی ہے اتنی اتنی نعت — یعنی مدحِ رسولؐ کا جذبہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔ کہنا یہ ہے کہ نعت کا گلشن آج کل خوب پھل پھول رہا ہے۔

اسی گلشن کا ایک بلبلِ خوش نوا حفیظ تائبؔ ہے، جس کی نعت، اب اپنے زمانے پر اپنا نقش قائم کرچکی ہے۔ لہٰذا تعریف و تعارف کی کوئی سعی، اُس کے کمالِ فن کی تنقیص کے برابر ہوگی۔

یہ تو ظاہر ہے کہ ہر صنف کی طرح، نعت میں بھی ہر شاعر یا نعت گو کی ایک انفرادی آواز ہوتی ہے، جو اُسے دوسروں سے ممتاز کرتی ہے۔ حفیظ تائبؔ کی

Marfat.com

نعت کی بھی ایک انفرادی آواز ہے، جو عصر کے دوسرے نعت گوؤں سے اُسے ممتاز کرتی ہے۔

یہ آواز ہے — وفورِ شوق و عقیدت — وہ لہجہ جو ادب و لحاظ کا پاسدار ہے۔ حفیظ تائب کی نعت کو پڑھ کر کچھ یوں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک ایسا وصّاف ہے، جو حضورؐ کے روبرو کھڑا ہے، اس کی نگاہیں جھکی ہوئی ہیں اور اس کی آواز احترام کی وجہ سے دھیمی ہے، مگر نہ ایسی کہ سنائی ہی نہ دے اور نہ ایسی اونچی کہ سُوءِ ادب کا گمان گزرے۔ شوق ہے کہ اُمڈا آتا ہے اور ادب ہے کہ سمٹا جا رہا ہے۔

حفیظ تائب کی ہر نعت میں یہ کیفیت موجود رہتی ہے، مگر اس کی نعت صرف آواز اور لہجہ ہی نہیں، اس میں حرفِ مطلب بھی ہے، یعنی وصفِ حسن بھی ہے، مگر غزل کا سا نہیں، اظہارِ شوق بھی ہے مگر گیت کا سا نہیں، توصیف بھی ہے، مگر قصیدے کے مانند نہیں، اس میں التجا و تمنّا بھی ہے مگر گدایانہ نہیں۔ اس میں طلب و تقاضا بھی ہے مگر زر و مال اور متاعِ قلیلِ دنیا کا نہیں، انسانیت کے لیے چارہ جوئی کا

حفیظ تائب اپنی نعت کا تجزیہ یوں کرتے ہیں:

مدحِ نبیؐ وہ چشمۂ نور و حضور ہے
جس سے ہیں تابناک مرے خدّ و خالِ فن
شیرازۂ حیات ہے وابستۂ حضورؐ
پروردۂ نگاہِ کرم اعتدالِ فن

حفیظ تائب حضورؐ کے حضور میں جب پیش ہوتے ہیں تو آج کے انسان اور آج کے مسلمان کی حاجتیں لے کر جاتے ہیں۔ وہ آج کے انسان اور آج کے مسلمان کی زبان میں آج کے تصوّرات کے حوالے سے، بات کرتے ہیں۔ مثلاً

Marfat.com

نسبہ دیں کے فکر و نگاہ سے مٹے نسل و رنگ کے تفرقے
نہ رہا تفاخرِ منصبی نہ رعونتِ نسبی رہی

حفیظ تائب ایک اُمتی کی حیثیت سے اُمت کی مشکلات پیش کرتے ہیں:

اپنی اُمت کے برہنہ سر پہ رکھ شفقت کا ہاتھ
پونچھ دے انسانیت کی چشمِ تر خیرالبشرؐ

موجودہ معاشرے کے اخلاقی زوال کی طرف متوجہ کر کے حضورؐ سے چارہ گری چاہتے ہیں۔

اخلاق کا یہ کساد مولاؐ
انصاف کا یہ زوال آقاؐ
جاری ہے زیست کی رگوں میں
زہرِ زر و سیم و مال آقاؐ
دیکھا تھا نہ چشمِ آدمی نے
اخلاص کا ایسا کال آقاؐ

اُمت کو عروج پھر عطا ہو   غم سے ہے بہت نڈھال آقاؐ

اتباعِ شریعت کے دعوے تو ہیں   روح شیدائے تقلیدِ افرنگ ہے

روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گمبھیر افسردگی یا نبیؐ

ان سب باتوں کے باوجود حفیظ تائب نے اپنی نعت کو مادی اغراض کے ائب سے پاک رکھنے کی کوشش کی ہے ــــ اور اس روش سے بچے ہیں جو

مادیت نواز شاعروں کے یہاں آج کل عام ہے، کہ نعت جیسے پاک وصاف اور منزّہ و مصفّا مضمون کو بھی مادّی نظریات و تصوّرات کی تبلیغ کا ذریعہ بنا لیتے ہیں۔ ایسی نعتیں دراصل، حضورؐ سے محبّت سے زیادہ اپنے نظریے سے محبّت کا اظہار کرتی ہیں۔

حفیظ تائب کی عقیدت، بے لوث، بے غرض ہر مادی مدّعا سے پاک ـــ ایک سادہ انسان کے اس عشق سے مشابہت رکھتی ہے جو محبّت برائے محبّت کرتا ہو اور اسے یہ بھی معلوم نہ ہو کہ اسے کچھ مانگنا بھی ہے۔

حفیظ تائب کی نعتیں، ہر دوسرے نعت گو سے الگ پہچانی جاتی ہیں۔ خلوص، ادب، دم بخود احترام، آنکھ میں نم، دل میں شوق اور شوق میں دبا ہُوا غم۔

اسی لیے زبان و بیان میں کمال درجے کی شستگی اور شائستگی، سکون و سکوت اور برجستگی کے باوجود متانت جو لازمۂ ادب ہے ـــ آرائش کا یہ رنگ اور اور زیبائش کا یہ ڈھنگ صلّوا علیہ و آلہٖ میں ہر جگہ جلوہ افزا ہے۔

المامن" اُردو نگر
ملتان روڈ، لاہور

سیّد عبد اللہ

مقدّمہ

ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

ایم۔اے۔ ایل ایل۔بی۔ پی ایچ۔ڈی۔ ڈی لٹ

حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم سے محبّت اور عقیدت کس مسلمان کو نہیں؟ بلکہ میں تو یہ بھی کہوں گا کہ اس محبّت کے بغیر ایک مسلمان بھی نہیں سکتا۔ اور غالباً ایسا کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ انبیاء علیہم السّلام میں سے صرف حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم کی اُمّت کو یہ شرف حاصل ہے کہ اُس کا ہر فرد (موجودہ نسلوں میں بھی) حضورؐ کے لیے اپنی جان بھی قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہتا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے انبیائے سابقین (علیہم السّلام) کو بھی "اپنا بھائی" کہا ہے اور ہم جیسے سیاہ کار اُمّتیوں کو بھی "بھائی قرار دیا ہے۔ ایک حدیث حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ" حضور انور صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کہ ہم کو یہ تمنّا ہے کہ ہم اپنے بھائیوں کو دیکھتے۔ اصحابؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہؐ! کیا ہم آپ کے بھائی نہیں — فرمایا کہ تم تو میرے اصحاب ہو اور ہمارے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی نہیں آئے..."

یہی وجہ ہے کہ یہ اخوّت اور محبّت آج بھی مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہے اور اس کے مظاہرے مختلف طریقوں سے ہوتے رہتے ہیں۔ نعت بھی اظہار محبّت و عقیدت کا ایک ذریعہ ہے جس کی ابتدا قرآن سے ہوئی اور پھر صحابۂ کرامؓ میں حضرت کعب بن زہیرؓ اور حضرت حسّان بن ثابتؓ سے لے کر آج تک بے شمار مسلمانوں نے اسے اپنے لیے ذریعۂ مغفرت سمجھا۔ موجودہ دَور میں حضرت حفیظ تائبؔ بھی اُن خوش نصیب نعت گو شعرا میں امتیازی شان رکھتے ہیں جو شاعری ہی اس لیے کرتے ہیں کہ ع

وقفِ ذکرِ شہِ حجاز رہوں

اور ——

قبر میری بحقِ ختمِ رسلؐ — ہو فراغ و معنبر و پُر نور
سائباں کرم ہو سر پہ مرے — سرِ میدانِ حشر یومِ نشور
آخرت کے سبھی مراحل میں — میرے نزدیک تر ہوں میرے حضور

Marfat.com

حضرت نائب کی پختہ کاری اور قادر الکلامی کا اندازہ اس مجموعۂ کلام کی حمد ہی سے ہو جاتا ہے جہاں وہ فرماتے ہیں :۔

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق — کس کا دوام گونج رہا ہے اُفق اُفق
شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل — رنگِ جمال کس کا جما ہے اُفق اُفق
کس کے لیے نجوم بکف ہے روش روش — بابِ شہود کس کا کھلا ہے اُفق اُفق
کس کے لیے سرودِ صبا ہے چمن چمن — کس کے لیے نمودِ ضیا ہے اُفق اُفق

وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے فراق میں جس بے قراری اور بے تابی کا اظہار کرتے ہیں، اہلِ دل حضرات ہی ان اشعار سے اندازہ کر سکتے ہیں :۔

جی رہا ہوں میں اس دیار سے دور — چارہ جُو جیسے چارہ کار سے دور
آبجو کی طرح ہوں سرگرداں — نکل آیا ہوں کوہسار سے دور
اک بگولا ہوں دشتِ غربت میں — قریۂ راحت و قرار سے دور
وہم ہوں، خواب ہوں، خیال ہوں میں — بے حقیقت ہوں کوئے یار سے دور

کب ہو گی شبِ ہجراں کی سحر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ
کب ہو گی دعا لبریزِ اثر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ
سب اذنِ حضوری مانگتے ہیں، کیا نالۂ شب کیا آہِ سحر
کیا سوزِ جگر، کیا دامنِ تر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ

تصورات کے صحرا میں وہ حرم اُبھرا — کھلے گلاب مری دھول دھول آنکھوں میں
غمِ حیات، غمِ عاقبت، غمِ فرقت — ہُوا ہے کتنے غموں کا شمول آنکھوں میں

لیکن اس بے قراری اور بے تابی کو جب "رنگِ قبول" حاصل ہوتا ہے تو حضرت نائب اپنی قسمت پر اس طرح نازاں ہوتے ہیں :۔

قدموں میں شہنشاہِ دو عالم کے پڑا ہوں
میں ذرّۂ ناچیز ہوں یا بختِ رسا ہوں

اب کونسی نعمت کی طلب حق سے کروں میں
دہلیز پہ سلطانؐ مدینہ کی کھڑا ہوں
اے کاش ذرا دیر یہیں وقت ٹھہر جائے
میں پیشِ رسولِؐ عربی نعت سرا ہوں

قلب کی راحت، آنکھوں کا سرور اور روح کی بالیدگی سب کچھ اُن کے کرم کی محتاج ہے۔ حضرت تائبؔ بالکل صحیح فرماتے ہیں:۔

ہو کرم تو نکل ہی آتی ہے — حاضری کے شرف کی بھی صورت
جاں کریں اُن کی آبرو پہ نثار — زندہ رہنے کی ہے یہی صورت
جا بسیں اُن کے شہر میں تائبؔ — یہ سکوں کی ہے آخری صورت

اس والہانہ عقیدت اور محبت کے باوجود حضرت تائبؔ نے نعت میں مبالغے سے احتراز کیا ہے اور اپنے اکثر مضامین قرآن پاک سے لیے ہیں۔ مثلاً:۔

نہ جھپکی آنکھ جس کی روبروئے جلوۂ باری
سرِ قوسین ذاتِ ربِ عزت دیکھنے والا — (النجم ۱۷)

خُلقِ عظیم و اُسوۂ کامل حضورؐ کا!
آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا — (القلم ۴)
(الاحزاب ۲۱)

یہ حریصٌ علیکم کی تفسیر ہے — مفلسوں بیکسوں کے نصیر آپ ہیں — (التوبہ ۱۲۸)

نبیؐ کے ہر سخن میں ہے جھلک وحیِ الٰہی کی
حدیثِ مصطفیٰؐ پہ مرحبا کہیے بجا کہیے — (النجم ۳-۴)

اس عابدِ حرا کی ترتیل و خامشی پر
قرباں ہیں سب ترنم، صدقے ہیں سب تکلم — (المزمل ۳-۴)

اے رحمتِؐ عالم تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ — (الانبیا ۱۰۷)

Marfat.com

معنوی محاسن کے علاوہ حضرت تائب کے یہاں ذخیرۂ الفاظ بھی وسیع ہے اور الفاظ کی بندش میں دلکشی بھی بہت ہے۔ مثلاً وہ ایک نعت میں کہتے ہیں :۔

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر خیر البشرؐ — خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر خیر البشرؐ

دل نواز و دل پذیر و دل نشین و دل کشا — چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر خیر البشرؐ

حُسنِ فطرت، حُسنِ موجودات، حُسنِ کائنات — نورِ ایقاں، نورِ جاں، نورِ بصر خیر البشرؐ

سربسر مہر و مروّت، سربسر صدق و صفا — سربسر لطف و عنایت سربسر خیر البشرؐ

الفاظ کی فراوانی کے علاوہ عمدہ عمدہ ردیفوں کی فراوانی بھی ہے۔ مثلاً اس قسم کی ردیفیں بہت ہیں :۔

سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، صلِّ علیٰ، سیّدالوریٰ، ماشاء اللہ، اللہ غنی وغیرہ۔ پھر ترکیبات اور تشبیہات و استعارات بھی بکثرت ہیں اور بعض مقامات پر علامہ اقبال کا پرتو نظر آتا ہے۔ مثلاً :۔

اے روحِ تخلیق اے شاہِ لولاک — ہوجائے پُر نور کشکولِ ادراک

انوار تیرے، آثار تیرے — از دامنِ خاک تا اوجِ افلاک

عالم ہے تجھ سے گلشن بداماں — عالم میں تھا کیا جُز خار و خاشاک

ظہورِ سرورِؐ کون و مکاں ظہورِ حیات — اُنھی کے فکر کی خیرات ہے شعورِ حیات

زبست کے عنواں اشاراتِ رسولِؐ ہاشمی — عصر در آغوش لمحاتِ رسولِؐ ہاشمی

رسولِؐ عالمیاں ذاتِ لم یزل کا حبیبؐ — وہ جس کا لطف بہر رنگ ہے دلوں کے قریب

نبیؐ کی سیرتِ عالم فروز کا پرتو — فروغِ حسنِ تمدّن، تجلیٔ تہذیب

بہرحال حضرت حفیظ تائب کسی کی داد اور تعریف کے محتاج نہیں۔ اُن کے لیے نعت گوئی ہی سرمایۂ افتخار ہے جیسا کہ وہ خود کہتے ہیں :۔

مدحتِ سرکار ہے سرمایۂ صد افتخار — کاسۂ فن میں ہے خیراتِ رسولِؐ ہاشمی

اللہ پاک اس "خیرات" کو اُن کے لیے دونوں جہانوں میں سرمایۂ خیر بنائے — آمین

زبانم قابلِ حمدِ خدا شد
که با نامِ محمدؐ آشنا شد

(بیدل)

Marfat.com

صلو اعلیہ و آلہ

Marfat.com

حمد

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق
کس کا دوام گونج رہا ہے افق افق

شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل
رنگِ جمال کس کا جما ہے افق افق

کس کے لیے نجوم بکف ہے روش روش
بابِ شہود کس کا کھلا ہے افق افق

کس کے لیے سرودِ صبا ہے چمن چمن
کس کے لیے نمودِ ضیا ہے افق افق

Marfat.com

مکتوم کس کی موجِ کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے افق افق

کس کی طلب میں اہلِ محبّت ہیں داغ داغ
کس کی ادا سے حشر بپا ہے افق افق

سوزاں ہے کس کی یاد میں تابِ نفس نفس
فرقت میں کس کی شعلہ نوا ہے افق افق

دعا

یارب اثنا میں کعبؓ کی دلکش ادا ملے
فتنوں کی دوپہر میں سکوں کی ردا ملے

حسّانؓ کا شکوہِ بیاں مجھ کو ہو عطا
تائیدِ جبرئیلؑ بوقتِ ثنا ملے

بوصیریؒ عظیم کا ہوں میں بھی مقتدی
بیماریٔ الم سے مجھے بھی شفا ملے

جامیؒ کا جذب، لہجۂ قدسیؒ نصیب ہو
سعدیؒ کا صدقہ شعر کو اذنِ بقا ملے

Marfat.com

آئے قضا شہیدیؒ خوش بخت کی طرح
دُوری میں بھی حضوریٔ احمد رضاؒ ملے

مجھ کو عطا ہو زورِ بیانِ ظفر علیؒ
محسنؒ کی ندرتوں سے مرا سلسلہ ملے

حالیؒ کے درد سے ہو مرا فکر استوار
ادراکِ خاص حضرتِ اقبالؒ کا ملے

جو مدحتِ نبیؐ میں رہا بامراد و شاد
اُس کاروانِ شوق سے نائبؔ بھی جا ملے

—

135188

Marfat.com

کیا فکر کی جولانی، کیا عرضِ ہنرمندی
توصیفِ پیمبرؐ ہے توفیقِ خداوندی

(حافظ محمد افضل فقیر)

صلوا علیہ وآلہ

Marfat.com

آیۂ نور

جب کیا میں نے قصدِ نعتِ حضورؐ — ہوئے یکجا شعور و تحتِ شعور
روحِ ممدوحؐ دستگیر ہوئی — شاملِ جاں تھا لطفِ ربِّ غفور
ورنہ مَیں اور محامدِ احمدؐ — جس کی خاطر ہُوا یہ نور و ظہور
خود خدا جس کا ہے ستائش گر — رحمتِ عالمیں ہے جو مذکور
وہ کہ ہے مظہرِ دعائے خلیلؑ — ذکر جس کا ہے جا بجا مسطور
دی بشارت مسیحؑ نے جس کی — لے کے آیا جو آخری منشور
ذات جس کی مبشّر و مُنذِر — جس کا دیں ہے مظفّر و منصور
وہ کہ ہے عادل و عزیز و امیں — وہ کہ ہے شاہد و شفیع و شکور
مقتدی جس کے ہیں نبی سارے — کلمہ گو ہیں جس کے وحش و طیور
نطق جس کا حیات کا دستور — زندگی جس کی ہے منارۂ نور

Marfat.com

حُسن سے جس کے کائنات حسیں | خُلق سے جس کے خلق ہے مسحور
جس کے فقرِ غیور کے آگے | منفعل فرِّ قیصر و فغفور
ڈھال جس کی محافظِ اخیار | تیغ جس کی عدوئے اہلِ شرور
جس کے قدموں میں زندگی کی بہار | جس کے دم سے ہے رنگ و بُو کا وفور
وہ کہ ہے سوز و سازِ نبضِ حیات | وہ کہ ہے غایتِ سنین و شہور
وہ کہ ہے دولتِ دلِ مفلس | وہ کہ ہے زورِ بازوئے مزدور
اُس کی خدمت میں کچھ برنگِ غزل | بہ امیدِ قبول و قرب و حضور

جی رہا ہوں میں اُس دیار سے دُور | چارہ جُو جیسے چارہ کار سے دُور
ہوں سراپائے حسرتِ دیدار | آج میں شہرِ یار سے دور
آبجو کی طرح ہوں سرگرداں | نکل آیا ہوں کوہسار سے دور
اِک بگولا ہوں دشتِ غربت میں | قریۂ راحت و قرار سے دُور
اِک گلِ حیرت و ملال ہوں میں | مسکرایا ہوں شاخسار سے دور
وہم ہوں خواب ہوں خیال ہوں میں | بے حقیقت ہوں کوئے یار سے دور

Marfat.com

لب پہ آیا ہوا سوال ہوں میں — محفلِ یار راز دار سے دور
تیر کھایا ہوا غزال ہوں میں — غمگسارانِ جانثار سے دور
گم ہوں یادِ حبیبؐ میں تائب — فکرِ فردا کے خلفشار سے دور

پھر ہوا سازِ مدح زمزمہ سنج — پھر ہوئی روح کیف سے معمور
مٹ گئے فاصلے دل و جاں کے — نہ رہا فرقِ ظاہر و مستور
زہے الطافِ سیدؐ ابرار — مطمئن ہو گیا دلِ رنجور
زہے اکرامِ رحمتِؐ عالم — محترم ہو گئے جو تھے مقہور
امیؐ نکتہ داں کی حکمت سے — حل ہوئے سب مسائلِ جمہور
آیۂ نور چہرۂ روشن — کیوں نہ تابندہ ہو شبِ دیجور
دافعِ رنج و یاس و کرب و الم — قاطعِ کفر و شرک و فسق و فجور
محورِ منتہائے فکر و نظر — چارہ فرمائے خاطرِ مہجور
راحت و اعتبارِ دیدۂ تر — عظمت و اختیارِ ہر مجبور

Marfat.com

اُس کے اوصاف کا احاطہ کروں — یہ کہاں تاب، یہ کہاں مقدور
چارہ جُز اعترافِ عجز نہیں — ذہن قاصر، شعور ہے معذور
صلۂ مدحِ مصطفےٰ چاہوں — یہ نہیں میری طبع کو منظور
کیا یہ اعزاز کم ہے میرے لیے — نعتِ خیر الوریٰ پہ ہوں مامور
میرا ہر سانس ہے سپاس گزار — اے خداوندِ فکر و فہم و شعور
بہ تقاضائے دیدۂ بے تاب — کچھ نہ کچھ مانگنا ہے مجھ کو ضرور
سوچتا ہوں کہ تجھ سے کیا مانگوں — اے خدائے کریم و ربِّ غفور
میرا دامانِ آرزو محدود — اور تیرا کرم ہے لامحصور
ہاں خطا سے مری ہو صرفِ نظر — سعیٔ ناقص ہو مقبول و مشکور
حرزِ جاں ہو مجھے ثنائے رسولؐ — رگ و پے میں ہو کیف و جذب و سرور
لب رہیں ترجمانِ صدق و صفا — دل ہو کذب و مبالغہ سے نفور
قبر میری بحقِ ختمِ رسلؐ — ہو فراخ و معنبر و پُر نور
سائبانِ کرم ہو سر پہ مرے — سرِ میدانِ حشر یومِ نشور

آخرت کے سبھی مراحل میں
میرے نزدیک تر ہوں میرے حضورؐ

التماسِ کرم بہ حضورِ تاجدارِ حرم

اے مظہرِ لایزال آقا — سر تا بہ قدم جمال آقا

وحشی ہے صرصرِ حوادث — گرتا ہوں مجھے سنبھال آقا

دل دستِ فشار میں ہے ایسے — جیسے کوئی یرغمال آقا

رسمیں ہیں تمام جاہلانہ — قدریں ہیں پائمال آقا

اِک وصف ہے انتہا پسندی — اِک عیب ہے اعتدال آقا

دیکھا تھا نہ چشمِ آدمی نے — اخلاص کا ایسا کال آقا

اخلاق کا یہ کساد مولا — انصاف کا یہ زوال آقا

جاری ہے زیست کی رگوں میں — زہرِ زر و سیم و مال آقا

آتی ہے نظر سکوں کی مظہر — صورت کوئی خال خال آقا

جائیں تو کدھر کہ چار جانب — فتنوں کے بچھے ہیں جال آقا

اعصاب جواب دے چلے ہیں — ہر شکل ہے اک سوال آقا

بے صرفہ گزرتے جا رہے ہیں — روز و شب و ماہ سال آقا

حالات سبھی ہیں بدلے بدلے — ہر سانس ہُوا وبال آقا

بے برگ ہوں بے وقار ہوں میں — بے ہمسر و بے مثال آقا

ہیں غیر کے ہاتھ دیکھتا ہوں — اے سرتاپا نوال آقا

ہر سمت سے حسرتوں نے گھیرا — ہوں آج شکستہ بال آقا

ہو تیرے کرم سے مجھ کو شکوہ — میری یہ کہاں مجال آقا

گھبرا کے مصائب و فتن سے — کی جرأتِ عرضِ حال آقا

سینے کی جراحتوں کا تجھ بن — ممکن نہیں اندمال آقا

دم گھٹنے لگا ہے تیرگی میں — پھر جادۂ جاں اُجال آقا

دریوزہ گرِ کرم رہا ہے — فردا ہو کہ میرا حال آقا

شاہا مرے جاں نواز شاہا — آقا مرے خوش سگال آقا

تو تیغ ہے جابروں کے حق میں — تو ہر بیکس کی ڈھال آقا

Marfat.com

لرزاں تری عظمتوں کے آگے ذرّوں کی طرح جبال آقا
بحر و بر و دشت پر ابھی تک طاری ہے ترا جلال آقا
دیتا ہے سکوں دل و نظر کو ہر آن ترا خیال آقا

اُمّت کو عروج پھر عطا ہو
غم سے ہے بہت نڈھال آقا

Marfat.com

○

خوش خصال و خوش خیال و خوش خبر، خیر البشرؐ
خوش نژاد و خوش نہاد و خوش نظر، خیر البشرؐ

دل نواز و دلپذیر و دل نشین و دلکشا
چارہ ساز و چارہ کار و چارہ گر خیر البشرؐ

حسنِ فطرت، حسنِ موجودات، حسنِ کائنات
نورِ ایقاں، نورِ جاں، نورِ بصر، خیر البشرؐ

سر بسر مہر و مروّت، سر بسر صدق و صفا
سر بسر لطف و عنایت، سر بسر خیر البشرؐ

اعتدالِ دین و دنیا، اتصالِ جسم و جاں
اندمالِ زخمِ ہر قلب و جگر، خیر البشرؐ

آفتابِ اوجِ خوبی، ماہتابِ برتری
آب و تابِ چہرۂ شام و سحر خیر البشرؐ

ساحلِ بحرِ تمنّا، حاصلِ کشتِ وفا
حاملِ قرآن و شمشیر و سپر خیر البشرؐ

صاحبِ خلقِ عظیم و صاحبِ لطفِ عمیم
صاحبِ حق، صاحبِ شقّ القمر خیر البشرؐ

کارزارِ دہر میں وجہِ ظفر، وجہِ سکوں
عرصۂ محشر میں وجہِ درگزر خیر البشرؐ

حدِّ فاصل خیر و شر کے درمیاں ذاتِ نبیؐ
شاہراہِ زندگی میں معتبر خیر البشرؐ

آدمی کے اوّلیں دردآشنا شاہِؐ ہدیٰ
آگہی کے آخریں پیغامبر خیر البشرؐ

Marfat.com

خیر ہر ذی روح کی خیر الوریٰؐ، خیر الانامؐ
خیر ہر انسان کی خیر البشرؐ، خیر البشرؐ

اپنی اُمّت کے برہنہ سر پہ رکھ شفقت کا ہاتھ
پونچھ دے انسانیت کی چشمِ تر خیر البشرؐ

رُونما کب ہوگا راہِ زیست پر منزل کا چاند
ختم کب ہوگا اندھیروں کا سفر خیر البشرؐ

کب ملے گا ملّتِ بیضا کو پھر اوجِ کمال
کب شبِ حالات کی ہوگی سحر خیر البشرؐ

خدمتِ اقدس میں یہ نذرِ عقیدت ہو قبول
کیا سخن ور اور کیا عرضِ ہنر خیر البشرؐ

در پہ پہنچے کس طرح وہ بے نوا، بے بال و پر
اک نظر تائبؔ کے حالِ زار پر خیر البشرؐ

Marfat.com

○

پائی نہ تیرے لطف کی حد سیّد الوریٰ ؐ
تجھ پہ فدا مرے اب وجد سیّد الوریٰ ؐ

تیری ثنا ورائے نگاہ و خیال ہے
فخرِ رسل، حبیبِ صمد، سیّد الوریٰ ؐ

تو مہرِ لازوال سرِ مطلعِ ازل
تو طاقِ جاں میں شمعِ ابد سیّد الوریٰ

عرفان و علم، فہم و ذکا تیرے خانہ زاد
اے جانِ عشق، روحِ خرد، سیّد الوریٰ ؐ

تو اک اٹل ثبوت خدا کے وجود کا
تو ہر دلیلِ کفر کا رد، سیّد الوریٰ ؐ

اہلِ جہاں کو ایسی نظر ہی نہیں ملی
دیکھے جو تیرا سایۂ قد سیّدالوریٰؐ

گزرے جو اس طرف سے وہ گرویدہ ہو ترا
یوں عنبریں ہو میری لحد سیّدالوریٰؐ

درکارِ مرگ و زیست کے ہر موڑ پر مجھے
تیری پناہ، تیری مدد، سیّدالوریٰؐ

نائبؔ کی یہ دعا ہے کہ اُس کی بیاضِ نعت
بن جائے مغفرت کی سند سیّدالوریٰؐ

Marfat.com

○

بادِ رحمت سنک سنک جائے — وادیٔ جاں مہک مہک جائے
جب چھڑے بات نطقِ حضرتؐ کی — غنچۂ فن چٹک چٹک جائے
ماہِ طیبہ کا جب خیال آئے — شبِ ہجراں چمک چمک جائے
جب سمائے نظر میں وہ پیکر — ذہن میرا دمک دمک جائے
فیضِ چشمِ حضورؐ کیا کہنا — ساغرِ دل چھلک چھلک جائے
نامِ پاک اُن کا ہو لبوں سے ادا — شہد گویا ٹپک ٹپک جائے
ارضِ دل سے اُٹھے نوائے درود — گونج اس کی فلک فلک جائے
رہ نما گر نہ ہو وہ سیرتِ پاک — ہر مسافر بھٹک بھٹک جائے
چشمِ سرکارؐ گر نہ ہو نگراں — نسلِ آدم بہک بہک جائے
کون وہ فرد ہے کہ جس کے لیے — دلِ فطرت دھڑک دھڑک جائے

مطلعِ کائنات پر تائبؔ
نور کس کا جھلک جھلک جائے

○

دے تبسم کی خیرات ماحول کو ہم کو درکار ہے روشنی یا نبی ﷺ
ایک شیریں جھلک، ایک نوریں ڈلک تلخ و تاریک ہے زندگی یا نبی ﷺ

اے نویدِ مسیحا تری قوم کا حال عیسیٰؑ کی بھیڑوں سے ابتر ہُوا
اس کے کمزور اور بے ہنر ہاتھ سے چھین لی چرخ نے برتری یا نبی ﷺ

کام ہم نے رکھا صرف اذکار سے تیری تعلیم اپنائی اغیار نے
حشر میں منہ دکھائیں گے کیسے تجھے ہم سے ناکردہ کار اُمّتی یا نبی ﷺ

دشمنِ جاں ہُوا میرا اپنا لہو میرے اندر عدو میرے باہر عدو
ماجرائے تحیّر ہے پُرسیدنی، صورتِ حال ہے دیدنی یا نبی ﷺ

روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا، ایک بحران ہے
گلشنوں، شہروں، قریوں پہ ہے پرفشاں ایک گمبھیر افسردگی یا نبی ﷺ

Marfat.com

سچ مرے دور میں جرم ہے، عیب ہے جھوٹ فنِ عظیم آج لاریب ہے
ایک اعزاز ہے جہل و بے رہ روی، ایک آزار ہے آگہی یا نبیؐ

راز داں اس جہاں میں بناؤں کسے، روح کے زخم جا کر دکھاؤں کسے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبیؐ

زیست کے تپتے صحرا پہ شاہِ عرب، تیرے اکرام کا ابر برسے گا کب
کب ہری ہوگی شاخِ تمنّا مری، کب مٹے گی مری تشنگی یا نبیؐ

یا نبیؐ اب تو آشوب حالات نے تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیئے
دیکھ لے تیرے تائبؔ کی نغمہ گری، بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبیؐ

Marfat.com

○

اے روحِ تخلیق! اے شاہِ لولاک!
ہو جائے پُرنور کشکولِ ادراک

انوار تیرے، آثار تیرے
از دامنِ خاک تا اوجِ افلاک

تیرے سوالی، تیرے طلبگار
کیا قلبِ محزوں کیا چشمِ نمناک

عالم ہے تجھ سے گلشن بداماں،
عالم میں تھا کیا بجز خار و خاشاک

تیری نظر سے ہر دم رہے شاد
آباد، آزاد، یہ خطۂ پاک

شاہا! بہا کر مجھ کو نہ لے جائے
یہ سیلِ الحاد، یہ موجِ بے باک

تو جس کو چاہے جیسے نوازے
دنیا و دیں ہیں سب تیری املاک

Marfat.com

○

رہی عمر بھر جو انیسِ جاں وہ بس آرزوئے نبی رہی
کبھی اشک بن کے رواں ہوئی کبھی درد بن کے دبی رہی

شہِ دیں کے فکر و نگاہ سے مٹے نسل و رنگ کے تفرقے
نہ رہا تفاخرِ منصبی، نہ رعونتِ نسبی رہی

سرِ دشتِ زیست برس گیا، جو سحابِ رحمتِ مصطفےٰ
نہ خرد کی بے ثمری رہی، نہ جنوں کی تشنہ لبی رہی

تھی ہزار تیرگیٔ فتن، نہ بھٹک سکا مرا فکر و فن
مری کائناتِ خیال پر نظرِ شہِ عربی رہی

وہ صفا کا مہرِ منیر ہے طلب اُس کی نورِ ضمیر ہے
یہی روزگارِ فقیر ہے، یہی التجائے شبی رہی

وہی ساعتیں تھیں سرور کی، وہی دن تھے حاصلِ زندگی
بحضورِ شافعِ اُمتاں مری جن دنوں طلبی رہی

Marfat.com

○

تج کے بے رُوح مشاغل اے دل
چھیڑ حضرتؐ کے شمائل اے دل

مگر اتنا تجھے احساس رہے
سخت مشکل ہے یہ منزل اے دل

نارسا فکرِ سخنور ہے یہاں
وہ تو ہیں خلق کا حاصل اے دل

بے شمار اُن کی عنایات اے جاں
بے کراں اُن کے فضائل اے دل

نہ کوئی اُن کا محاسن میں شریک
نہ کوئی اُن کا مماثل اے دل

نامِ پاک اُن کا ہے طغرائے نجات
اُن پہ قرآں ہُوا نازل اے دل

Marfat.com

وہی پیغام بر فطرت ہیں
کائنات اُن کی ہے قائل اے دل

پیروی اُن کی جو لازم ٹھہرے
حل ہوں انساں کے مسائل اے دل

اُن کا آئینِ محبت ہو عام
نہ رہے کوئی بھی مشکل اے دل

ضبطِ جذبات یہاں لازم ہے
اُن کا دربار ہے اے دل اے دل

کرمِ سرورِ دیں چارۂ غم
یہ تلاطم ہے وہ ساحل اے دل

تیری کوتاہی و غفلت کے سوا
ہے کوئی راہ میں حائل اے دل

کسبِ نور آپ سے تو بھی کر لے
اور ہو جا مہِ کامل اے دل

○

خوشبو ہے دو عالم میں تری اے گُلِ چیدہ
کس منہ سے بیاں ہوں ترے اوصافِ حمیدہ

سیرت ہے تری جوہرِ آئینۂ تہذیب
روشن ترے جلووں سے جہانِ دل و دیدہ

تو روحِ زمن، رنگِ چمن، ابرِ بہاراں
تو حسنِ سخن، شانِ ادب، جانِ قصیدہ

تجھ سا کوئی آیا ہے نہ آئے گا جہاں میں
دیتا ہے گواہی یہی عالم کا جریدہ

مضمر تری تقلید میں عالم کی بھلائی
میرا یہی ایماں ہے، یہی میرا عقیدہ

اے ہادیٔ برحق تری ہر بات ہے سچی
دیدہ سے بھی بڑھ کر ہے ترے لب سے شنیدہ

اے رحمتِ عالم تری یادوں کی بدولت
کس درجہ سکوں میں ہے مرا قلبِ تپیدہ

ہے طالبِ الطاف مرا حالِ پریشاں
محتاجِ عنایت ہے مرا رنگِ پریدہ

خیرات مجھے اپنی محبّت کی عطا کر
آیا ہوں ترے در پہ بہ دامانِ دریدہ

یوں دُور ہوں تائب میں حریمِ نبوی سے
صحرا میں ہو جس طرح کوئی شاخِ بریدہ

—

Marfat.com

جلوۂ فطرت، چشمۂ رحمت، سیرتِ اطہر ماشاءاللہ
حسنِ مکمل، فیضِ مسلسل، خیرِ سراسر ماشاءاللہ

سب نے سُنا اعلانِ رسالت، تقویٰ ہے معیارِ فضیلت
یکساں ٹھہرے ابیض و اسود، اصفر و احمر ماشاءاللہ

صورتِ فاتح غالب ہو کر، داخلِ مکّہ جب ہُوئے سرورؐ
ناقے پہ آئے سر کو جھکائے حمد لبوں پہ ماشاءاللہ

شانِ قناعت کا ہے شاہد، خندق کا ہر ایک مجاہد
ضربِ نبیؐ نے فتح و ظفر کے کھول دیئے در ماشاءاللہ

مونس و ہمدم ذکرِ خدا ہے، معرفتِ حق سرمایا ہے
شوق ہے مرکب، صبر ردا ہے، شانِ پیمبرؐ ماشاءاللہ

Marfat.com

○

ہر منفعتِ دنیا سے ہوئے ہم مستغنی اللہ غنی
اللہ غنی ، اکرامِ شہِ مکّی مدنی ، اللہ غنی

سرمایۂ جاں ، نورِ یزداں، وہ جس کی ذات پہ ہے نازاں
گل پیرہنی ، نوریں بدنی ، شیریں سخنی ، اللہ غنی

اس پیکرِ خُلقِ عظیم کو تھی ملحوظ انساں کی بہبودی
منظور نہ تھی اعدا کی بھی خاطر شکنی ، اللہ غنی

اس قامتِ رعنا کو دیکھا ، جب ہر گلشن میں جلوہ نما
بولا بہ زبان حال ہر اک سروِ چمنی ، اللہ غنی

کام آیا نالۂ نیم شبی ، تائب ٹھہرا مدّاحِ نبیؐ
کیا خوب اس بے تدبیر کی بھی تقدیر بنی ، اللہ غنی

Marfat.com

○

نعتِ حضرتؐ مری پہچان ہے سبحان اللہ
یہی دنیا، یہی ایمان ہے سبحان اللہ

جس سے پہلے کسی تخلیق کا عنواں بھی نہ تھا
وہ مرے شعر کا عنوان ہے سبحان اللہ

میں گنہگار و خطاکار مگر اُس کی یاد
مہرباں مجھ پہ ہر آن ہے سبحان اللہ

جس پہ مرکوز ہیں سب نکتہ وروں کی نظریں
ایک اُمّی کا دبستان ہے سبحان اللہ

Marfat.com

جو بنو سعد کے ریوڑ کا محافظ تھا کبھی
وہ دو عالم کا نگہبان ہے سبحان اللہ

جو چٹائی پہ جھکائے ہوئے سر بیٹھا ہے
دین و دنیا کا وہ سلطان ہے سبحان اللہ

یاد ہے بات مجھے حضرتِ صدیقہؓ کی
آپ کا خُلق بھی قرآن ہے سبحان اللہ

—

Marfat.com

کھلا بابِ حرم الحمدللہ — کرم ہے دمبدم الحمدللہ
پیامِ راحتِ دارین لائے — نگہبانِ امم الحمدللہ
بیاضِ صبحِ رحمت نے مٹایا — سوادِ شامِ غم الحمدللہ
نسیمِ خیر سے مہکے ممالک — عرب سے تا عجم الحمدللہ
جہاں کی گلشن آرائی کا پھر سے — ہوا ساماں بہم الحمدللہ
قدومِ سرورِ دیں سے بیاباں — ہوئے رشکِ ارم الحمدللہ
نبیؐ نے ضربِ الا اللہ سے توڑے — جہالت کے صنم الحمدللہ
کیا تسلیم اُن کو زندگی میں — دل و جاں سے حکم الحمدللہ

بہ فیضِ شاہِ دیں اُونچے ہیں نائب
عزائم کے علم الحمدللہ!

Marfat.com

○

نورِ نبیؐ ہے نظّارہ گستر اللہ اکبر
گلشن بہ گلشن، منظر بہ منظر اللہ اکبر

گفتار شیریں، افکار زرّیں، کردار نوریں
اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر

پیشِ نبیؐ ہیں پاسِ ادب سے، اصحاب خاموش
ہے دولتِ دید ہر شے سے بڑھ کر اللہ اکبر

نوری وناری، آبی و خاکی زیرِ کرم ہیں
مہتاب سائل، خورشید چاکر اللہ اکبر

Marfat.com

زیرِ قدومِ سرکارِ والا، عرشِ معلا
تا قابَ قوسین اوجِ پیمبرؐ اللہ اکبر

حق لامکاں میں اُس کی ثنا کا نائب طلبگار
تھا اُدْنُ مِنّی فرمانِ داور اللہ اکبر

—

○

اے سرورِ دیں نور ہے یکسر تری سیرت
افکار کو کرتی ہے منوّر تری سیرت

یا خیر کا معمورۂ پُر نور و معنبر
یا حسن کا موّاج سمندر تری سیرت

زیبائیٔ افکار کا مصدر ترے انوار
رعنائیٔ کردار کا جوہر تری سیرت

رنگیں چمنستانِ حیات اس کی ضیا سے
نوریں صفتِ چشمۂ خاور تری سیرت

ہر بندۂ نادار کی قوّت، تری رحمت
ہر رہروِ درماندہ کی رہبر تری سیرت

Marfat.com

آتی ہے نظر پیکرِ جاں میں تری تنویر
ہر نقش کو کرتی ہے اجاگر تری سیرت

ہر رہ پہ مرا ہاتھ لیے ہاتھ میں اپنے
چلتی ہے مرے ساتھ برابر تری سیرت

شعر اُس کے نہ کیوں ہوں نظر افروز و دلآویز
نائب کے خیالوں کا ہے محور تری سیرت

Marfat.com

○

دلوں کی تہہ میں پوشیدہ محبّت دیکھنے والا
وہ محبوبِ خدا جذبوں کی وسعت دیکھنے والا

وہی ہے سننے والا اُن کے الفاظِ چاہت کے
وہی ہے اَن لکھے حرفِ ارادت دیکھنے والا

ہُوا ہے کون بُجز مولائے سلمانؓ و بلالؓ اب تک
بجائے حسنِ صورت، نورِ سیرت دیکھنے والا

مکان و لامکاں کی شوکتیں زیرِ قدم اُس کے
وہ موجود و عدم کی ہر ولایت دیکھنے والا

Marfat.com

نہ جھپکی آنکھ جس کی روبروئے جلوۂ باری
سرِ قوسین ذاتِ ربِّ عزّت دیکھنے والا

شبستانِ حرا کیونکر نہ بنتا مرکزِ عرفاں
کہ ہے پہلے پہل نورِ نبوّت دیکھنے والا

رسولؐ اللہ کی الفت سے ہر دل میں اُجالا ہے
زمانے میں ہے یہ رنگِ عقیدت دیکھنے والا

—

Marfat.com

○

روح میں نقش چھوڑتی صورت
وہ پیمبرؐ کی ہاشمی صورت

پیکرِ مصطفیٰؐ سے زیبا تر
متصوّر نہیں کوئی صورت

سربسر حسن، سربسر تنویر
آپ کی سیرت آپ کی صورت

ہو کرم تو نکل ہی آتی ہے
حاضری کے شرف کی بھی صورت

Marfat.com

جاں کریں اُن کی آبرو پہ نثار
زندہ رہنے کی ہے یہی صورت

جا بسیں اُن کے شہر میں تائبؔ
یہ سکوں کی ہے آخری صورت

—

Marfat.com

منارِ رشد و ہدایت، سحابِ رحمت و جود
مرے رسولؐ کا اسوہ، مرے نبیؐ کا وجود

طلوعِ مہرِ رسالت وداعِ ظلمتِ شب
مرے رسولؐ کی بعثت ہے صبحِ نو کی نمود

مرے حضورؐ کے در پر لگی ہے سب کی نگاہ
مرے نبیؐ سے ہے وابستہ خلق کی بہبود

نبیؐ کے دم سے روانی ہے نبضِ دوراں میں
نبیؐ کے عزم سے ہے پاش پاش سحرِ جمود

Marfat.com

نبیؐ نے ضربتِ خُلقِ عظیم سے توڑے
کدورتوں کے طلسمات، زنگنوں کے قیود

خدائے پاک کے ممدوح اور مدح سرا
مرے نبیؐ ہیں بیک وقت حامد و محمودؐ

مرے نبیؐ کی ضرورت ہے ہر جگہ، ہر دم
ہو عرصہ گاہِ قیامت، عدم ہو یا موجود

مرے نبیؐ کی ریاست میں ہیں سبھی تائب
یہ بحر و بر، یہ خلا و ملا، یہ چرخِ کبود

—

○

یوں ذہن میں جمالِ رسالت سما گیا
میرا جہانِ فکر و نظر جگمگا گیا

خُلقِ عظیم و اسوۂ کامل حضورؐ کا
آدابِ زیست سارے جہاں کو سکھا گیا

اس کے قدم سے پھُوٹ پڑا چشمۂ بہار
وہ دشتِ زندگی کو گلستاں بنا گیا

انوارِ حق سے جس نے بھرا دامنِ حیات
جو نکہتِ وفا سے زمانے بسا گیا

Marfat.com

رہ جائے گا بھرم مرے حرفِ نیاز کا
اس بارگاہِ ناز میں کہ بار پا گیا

کتنا بڑا کرم ہے کہ تائبؔ سا بے ہُنر
توصیفِ مصطفیٰؐ کے لیے چن لیا گیا

—

ظہورِ سرورِ کون و مکاں، ظہورِ حیات
انہی کے فکر کی خیرات ہے شعورِ حیات

وہ جن کی شان سے ارض و سما کی آرائش
وہ جن کے دم سے فروزاں ہے نزد و دورِ حیات

انہی کے حسن کا پرتو ہے عالمِ امکاں
انہی کے جلووں کا عکسِ جمیل نورِ حیات

انہی کی راہ سے ملتی ہے منزلِ عرفاں
انہی کی چاہ سے وابستہ ہے سرورِ حیات

جمال اُن کا ہے نائب فروغِ دیدہ وراں
مقال اُن کا سکوں بخشِ ناصبورِ حیات

Marfat.com

ماورائے حدِ ادراک رسولِ اکرمؐ
غایتِ کُن، شہِ لولاک، رسولِ اکرمؐ

تیری رحمت کی بدولت، تری نسبت کے طفیل
خاک ہے رشکِ افلاک رسولِ اکرمؐ

ستمِ دہر میں ہے حرفِ تسلّی تیرا
مرہمِ سینۂ صد چاک رسولِ اکرمؐ

زیست کے دردو الم کی کوئی وقعت ہی نہیں
آخرت ہو جو طربناک رسولِ اکرمؐ

زہرِ عصیاں کا اثر ہوتا ہے جس سے زائل
یاد تیری ہے وہ تریاک رسولِ اکرم

تیرا جلوہ ہے، ترا دیں ہے، ترا اسوہ ہے
طلبِ دیدۂ نمناک، رسولِ اکرم

سارے عالم میں تری دھوم حبیبِ داور
ساری خلقت پہ تری دھاک رسولِ اکرم

حشر میں بھی ترے پرچم کے تلے ہو نائب
اس پہ بھی ہو نگہِ پاک رسولِ اکرم

—

Marfat.com

○

نامِ رسولؐ سے ہے نمودِ کمالِ فن
اس نقش نے نکھار دیا ہے جمالِ فن

مدحِ نبیؐ وہ چشمۂ نور و حضور ہے
جس سے ہیں تابناک مرے خدّ و خالِ فن

دربارِ مصطفےٰؐ کی تمنّا لیے ہوے
دشتِ حجاز میں ہے خراماں غزالِ فن

شیرازۂ حیات ہے وابستۂ حضورؐ
پروردۂ نگاہِ کرم اعتدالِ فن

Marfat.com

محبوبِ کبریا کا سراپا رقم کرے
کب فکر کو یہ تاب کہاں یہ مجالِ فن

وہ رہروانِ زیست نہ پھر تشنہ لب رہے
بخشا رسولِ پاک نے جن کو زلالِ فن

—

Marfat.com

O

انبیا میں عدیم النظیر آپ ہیں
زیست پیکر ہے اس کا ضمیر آپ ہیں

سرورِ کائنات آپ کی ذات ہے
بے نیازِ سپاہ و سریر آپ ہیں

آپ ہیں خیر و برکت کی بادِ خنک
جود و رحمت کا ابرِ مطیر آپ ہیں

روشنی جس کی مدھم نہ ہوگی کبھی
وہ ہدایت کا مہرِ منیر آپ ہیں

Marfat.com

یہ حریصٌ علیکم کی تفسیر ہے
مفلسوں بیکسوں کے نصیر آپ ہیں

میں کسی بھیڑ میں بھی اکیلا نہیں
ہر قدم پر مرے دستگیر آپ ہیں

یہ عنایت بھی تائب کوئی کم نہیں
اس دکھی روح کے ہم صفیر آپ ہیں

○

خلق کیوں اُس کی نہ گرویدہ ہو
وہ جو خالق کا پسندیدہ ہو

ہو گیا نطق پھر آمادۂ نعت
اب تو شاد اے دلِ غم دیدہ ہو

اُس پہ ہوتی ہے عنایت کیا کیا
اُمتی گر کوئی رنجیدہ ہو

شانۂ حکمتِ شہ سلجھائے
کاکلِ زیست جو ژولیدہ ہو

Marfat.com

آرزو ہے کہ نہالِ افکار
فیضِ سرکارؐ سے بالیدہ ہو

غمِ دوراں اُسے کیا یاد آئے
یادِ خواجہؐ میں جو غلطیدہ ہو

دیکھیے کب میں چلوں سُوئے حجاز
سرخرو کب طلبِ دیدہ ہو

تائبؔ آسودۂ رحمت ہے وہ فرد
خاکِ طیبہ میں جو خوابیدہ ہو

○

عالم افروز ہیں کس درجہ حرا کے جلوے
جن کے پرتو سے اُٹھے ارض و سما کے جلوے

چہرۂ زیست کی ضو حسنِ پیمبرؐ کی جھلک
چشمِ ہستی کی ضیا بدرِ دجیٰ کے جلوے

والضحیٰ رُوئے منوّر ہے تو واللّیل ہے زلف
اُن کے فیضان سے ہیں صبح و مسا کے جلوے

شبِ معراج، رسولانِ سلف کے ہمراہ
دیکھے ہے سیّدِؐ لولاک لما کے جلوے

لطف ہی لطف ہے اُس رحمتِ عالم کی نظر
خیر ہی خیر ہیں شاہِؐ دوسرا کے جلوے

مجھ سیہ کار کو دیتے ہیں شفاعت کی نوید
شاہِؐ ابرار کی شب رنگ عبا کے جلوے

Marfat.com

نشاطِ روح خیالِ محمدِ عربی
بہارِ زیست جمالِ محمدِ عربی

جنھیں بنا کے مصوّر بھی آپ ہے مسرور
وہ نقش ہیں خد و خالِ محمدِ عربی

دیارِ فکر و نظر جس سے جگمگاتے ہیں
وہ ہے ضیائے خصالِ محمدِ عربی

زہے قناعت و فقرِ رسولِ عالمیاں
خوشا عروج و کمالِ محمدِ عربی

Marfat.com

خدا کی عزّت و عظمت کا شاہدِ صادق
جہاں میں جاہ و جلالِ محمّدِ عربی

برس کے مشرق و مغرب کو کر گیا سیراب
سحابِ جود و نوالِ محمّدِ عربی

خوشا نصیب کہ بحرِ حیات میں تائب
ملا سفینۂ آلِ محمّدِ عربی

○

غنی ہے شاعرِ نادار اے شہِؐ ابرار
عجیب شے ہے ترا پیار اے شہِؐ ابرار

اُٹھا کے آنکھ نہ دیکھے زر دگر کی طرف
تری نظر کا طلب گار اے شہِؐ ابرار

زمانہ بدلے، بدل جائیں سب کی سب اقدار
رہے گا تُو مرا معیار اے شہِؐ ابرار

سرِ نیاز مرا خم رہے گا تیرے حضور
تمام دہر کے مختار اے شہِؐ ابرار

Marfat.com

کرم کرم کہ نہیں ہے ترے کرم کے سوا
جہاں میں کوئی بھی غمخوار اے شہِؐ ابرار

مدد مدد کہ کمر ٹوٹنے کو ہے میری
غمِ جہاں کا ہے وہ بار اے شہِؐ ابرار

ملے اماں کہ شب و روز بڑھتی جاتی ہے
سپاہِ کرب کی یلغار اے شہِؐ ابرار

Marfat.com

○

کہاں زبانِ سخن ور، کہاں ثنائے حبیبؐ
امیدوارِ عنایت ہے نغمہ زائے حبیبؐ

یہ کائنات ہے لطفِ نبیؐ کی آئنہ دار
رہِ حیات میں تاباں ہیں نقشِ پائے حبیبؐ

شریکِ خستہ دلاں دردمندیٔ حضرتؐ
محیطِ کون و مکاں دامنِ عطائے حبیبؐ

خدائے پاک کو مطلوب اتباعِ نبیؐ
خدائے پاک کو محبوب ہر ادائے حبیبؐ

مری لحد کو معنبر کرے گی یادِ رسولؐ
اُجال دے گا اسے جلوۂ لقائے حبیبؐ

نہ جانے کب ہو زیارت کی آرزو پوری
نہ جانے کونسی منزل میں ہے ولائے حبیبؐ

Marfat.com

○

نبیؐ کو مظہرِ شانِ خدا کہیے، بجا کہیے
شہِؐ عالم، امامِ انبیا کہیے، بجا کہیے

نبیؐ کے ہر سخن میں ہے جھلک وحیِ الٰہی کی
حدیثِ مصطفٰےؐ! پر مرحبا کہیے، بجا کہیے

دو عالم جن کے جلووں کی ضیا پاشی سے روشن ہیں
اُنھیں شمس الضحیٰ، بدر الدجیٰ کہیے، بجا کہیے

ہوئی تکمیل جن کی ذات پر ہر خیر و برکت کی
اُنھیں خیر البشرؐ، خیر الوریٰ کہیے، بجا کہیے

Marfat.com

لقب ہیں رحمۃ للعالمیں، ختم الرسل جن کے
انھیں لطفِ خدا کی انتہا کہیے، بجا کہیے

غریبوں کی جو ثروت ہیں، ضعیفوں کی جو قوت ہیں
انھیں عالم کے ہر دکھ کی دوا کہیے، بجا کہیے

مری تسکیں، مری بخشش، مری توقیر کے ضامن
محمدؐ ہیں محمدؐ برملا کہیے، بجا کہیے

سرِ تسلیم خم کیجے نبیؐ کے حکم پر تائب
نبیؐ کے نام پر صلِّ علیٰ کہیے، بجا کہیے

Marfat.com

دل بھی کیا ہے بس اِک طلب کے سوا
آرزوئے حبیبِؐ رب کے سوا

آنکھ کیا ڈھونڈتی ہے صدیوں سے
جلوۂ رُوئے مُنتخب کے سوا

افقِ لامکاں پہ جو چمکا
کون تھا وہ مہِ عرب کے سوا

باریابی کا مصطفٰےؐ کے حضور
کچھ ذریعہ نہیں ادب کے سوا

○

زیست کے عنواں اشاراتِ رسولِ ہاشمی
عصر در آغوش لمحاتِ رسولِ ہاشمی

ایک معیارِ مجلّا خاک سے افلاک تک،
اعتبارِ آب و گل ذاتِ رسولِ ہاشمی

جانِ عدل و خیر اُن کی سیرتِ عالم نواز
نفیِ ظلم و جبر اثباتِ رسولِ ہاشمی

لامکاں سے ہیں بہت آگے مقاماتِ نبیؐ
کس نے دیکھے ہیں نہایاتِ رسولِ ہاشمی

جس کی رحمت نے مٹایا امتیازِ ما و تو
حبّذا شانِ مساواتِ رسولِؐ ہاشمی

دیکھتا ہوں طبع میں اُن کی نوازشہائے خاص
روح میں پاتا ہوں آیاتِ رسولِؐ ہاشمی

مدحتِ سرکارؐ ہے سرمایۂ صد افتخار
کاسۂ فن میں ہے خیراتِ رسولِؐ ہاشمی

آپ نے بدلے دلوں کے ساتھ جذبوں کے مزاج
اللہ اللہ انقلاباتِ رسولِؐ ہاشمی

—

○

وقفِ ذکرِ شہِؐ حجاز رہوں
ایک ہی لے ہیں نے نواز رہوں

عام عشقِ رسولؐ کرنا ہے
اِسی دُھن میں سخن طراز رہوں

نعتِ خیرؐالانام کہتے ہوئے
داد و تحسیں سے بے نیاز رہوں

لذّتِ ذکر سے رہوں سرشار
تپشِ فکر سے گداز رہوں

درِ اقدس کی چاکری چاہوں
یوں طلبگارِ برگ و ساز رہوں

سر جھکا ہو درِ پیمبرؐ پر
نائب اس طرح سرفراز رہوں

ہجومِ رنگ ہے میری ملول آنکھوں میں
بسا ہے جب سے ریاضِ رسولؐ آنکھوں میں

تصوّرات کے صحرا میں وہ حرم ابھرا
کھِلے گلاب مری دھول دھول آنکھوں میں

فضائے فکر و نظر دُھل کے ہوگئی اُجلی
ہُوا وہ رحمتِ حق کا نزول آنکھوں میں

کہیں جو حد سے بڑھا میرا حبسِ محرومی
امڈ پڑا وہیں ابرِ قبول آنکھوں میں

غمِ حیات، غمِ عاقبت، غمِ فرقت
ہُوا ہے کتنے غموں کا شمول آنکھوں میں

ہری کرے گا وہی شاخِ آرزو نائب
کھلائے جس نے عقیدت کے پھول آنکھوں میں

Marfat.com

○

خواب ہی میں رُخِ پُر نور دکھاتے جاتے
تیرگی میرے مقدّر کی مٹاتے جاتے

ڈال کر ایک نظر روح کی پہنائی میں
اس خرابے کو سمن زار بناتے جاتے

غار کو چشمۂ انوار بنانے والے
افقِ دل سے بھی مہتاب اُگاتے جاتے

کاش طیبہ میں سکونت کا شرف مل جاتا
دیکھتے روضۂ سرکارؐ کو آتے جاتے

اُس خنک شہر کو جاتی ہوئی اے نرم ہوا
ساتھ لے جا مرے جذبات بھی جاتے جاتے

Marfat.com

رونقِ عالمِ رنگ و بو آپؐ ہیں
جلوہ پیرائے ہر کاخ و کُو آپؐ ہیں
موج در موج فیضان ہے آپؐ کا
ساحلِ قلزمِ آرزو آپؐ ہیں
آپ ہیں محور و منتہائے نظر
آپ ہیں حاصلِ گفتگو آپؐ ہیں
منزلِ زیست ہیں آپ کے نقشِ پا
جس طرف جائیے روبرو آپؐ ہیں
آپ ہیں حوصلہ مجھ گراں بار کا
مجھ زیاں کار کی آبرو آپؐ ہیں
جن کی سیرت ہے تابِ حیات آفریں
وہ خوش اطوار و فرخندہ خو آپؐ ہیں

Marfat.com

○

جس سے ہے بحرِ جاں میں انوار کا تلاطم
محبوبِ کبریا کا وہ زیرِ لب تبسّم

اُس عابدِ حرا کی ترتیل و خامشی پر
قرباں ہیں سب ترنّم، صدقے ہیں سب تکلّم

تھے محوِ استراحت، اِسرا کی رات حضرتؐ
جبرئیلؑ کہہ رہے تھے کتنے ادب سے قُم قُم

اُڑنے کو پر جو کھولے رہوارِ مصطفٰےؐ نے
حیرت میں تھے فرشتے اور کائنات گُم سُم

ہم بے لیاقتوں کا سارا بھرم ہے تُم سے
ہم بے بضاعتوں کا ایک آسرا ہو بس تُم

اُترا حریمِ دل میں تائب وہ ماہِ طیبہ
پھر ہو گئے فروزاں نوکِ مژہ پہ انجم

روح میں کیفِ ثنا پاتا ہوں
لطفِ شاہِؐ دوسرا پاتا ہوں

ہادیٔ کون و مکاں آتے ہیں
وجد میں ارض و سما پاتا ہوں

والیٔ کشورِ جاں آتے ہیں
سرِ تسلیم جھکا پاتا ہوں

محرم لفظ و بیاں آتے ہیں
درِ اسرار کھلا پاتا ہوں

Marfat.com

ہمدمِ خستہ دلاں آتے ہیں
خود کو ہر غم سے رہا پاتا ہوں

اُن کے اکرام ہیں بے حد و حساب
دہر ممنونِ عطا پاتا ہوں

مرضِ جسم ہو یا روح کا روگ
ذکر سے اُن کے شفا پاتا ہوں

خوش عمل گو نہیں خوش بخت ہوں میں
اُن کے دامن کی ہوا پاتا ہوں

یادِ سرکارِ دو عالم کے طفیل
تلخیوں میں بھی مزا پاتا ہوں

تیرہ و تار گزرگاہوں میں
اُن کی ہمّت سے ضیا پاتا ہوں

Marfat.com

ان کے احکام بجا لانے میں
سارے عالم کا بھلا پاتا ہوں

ہو کے گم ان کی وِلا میں تائبؔ
چشمۂ آبِ بقا پاتا ہوں

—

Marfat.com

○

رسولؐ عالمیاں، ذاتِ لم یزل کا حبیب
وہ جس کا لطف بہ ہر رنگ ہے دلوں کے قریب

وہ جس کی چشمِ کرم سب کے حال پر یکساں
فقیر ہو کہ شہنشہ، امیر ہو کہ غریب

رُکے نہ راہِ وفا میں نبیؐ کے دیوانے
اگرچہ نصب ہر اک موڑ پہ تھیں دار و صلیب

نبیؐ کی سیرتِ عالم فروز کا پرتو
فروغِ حُسنِ تمدّن، تجلّیِ تہذیب

Marfat.com

نظامِ دہر کہ فرسودہ و پریشاں تھا
مرے حضورؐ نے بخشی اسے نئی ترتیب

مرے حضورؐ نے اسرارِ زیست سمجھائے
مرے حضورؐ نے چمکائے آگہی کے نصیب

مرے حضورؐ کی رحمت ہے بیکراں تائب
مرے حضورؐ کا اعلانِ عام لَا تَثرِیْب

—

○

لب پر نبیؐ کا اسمِ مبارک رواں ہوا
ہر سانس فرطِ شوق سے نکہت فشاں ہوا

سمٹا ہوا تھا غارِ حرا میں جو نورِ پاک
روشن اُسی سے دہر کراں تا کراں ہوا

اس کا کلام خیر کا پیغام بن گیا
اس کا نظام امن و سکوں کا نشاں ہوا

اس کے کرم سے سروِ چراغاں ہے نخلِ درد
اس کے قدم سے دشتِ وفا گلستاں ہوا

عقبیٰ کی منزلوں میں بھی ہوگا وہ دستگیر
آسان جس کے فیض سے کارِ جہاں ہوا

رچ بس گئیں خیال میں اُس کی لطافتیں
تائبؔ میں بے نیازِ بہار و خزاں ہوا

Marfat.com

○

مہرِ ھدیٰ ہے چہرۂ گلگوں حضورؐ کا
مینارِ نور ہے قدِ موزوں حضورؐ کا

جس کے لیے شفاعتِ اُمت کا تاج ہے
لاریب ہے وہ فرقِ ہمایوں حضورؐ کا

ذکر آپ کا بلند کیا کردگار نے
چرچا ہے کائنات میں افزوں حضورؐ کا

شیدائے حُسنِ خُلق ہیں اپنے بھی غیر بھی
عالم تمام طالب و مفتوں حضورؐ کا

جانے خدا ہی منزلِ معراج آپ کی
پہلا ہی سنگِ میل ہے گردوں حضورؐ کا

تائب ہے مال و جاہ پہ اہلِ جہاں کو ناز
مجھ کو یہ فخر مدح سرا ہوں حضورؐ کا

اترے ملک زمینِ حرم پر ترے حضور
انوار کا نزول ہے یکسر ترے حضور

حاضر ہے تیرا بندۂ کمتر ترے حضور
پلکوں کی اوٹ میں لیے گوہر ترے حضور

فکرِ حکیم سر بگریبان و منفعل
عقلِ سلیم عاری و ششدر ترے حضور

ختمِ رسل کا رتبہ ازل سے تجھے ملا!
ہیں با ادب تمام پیمبر ترے حضور

Marfat.com

اعجاز یہ بھی ہے ترے خُلقِ عظیم کا
پل بھر میں موم ہو گئے پتھّر ترے حضور

اشجار نے بھی تیری صداقت بیان کی
بولے زبانِ حال سے کنکر ترے حضور

تائبؔ کو آرزو کوئی اس کے سوا نہیں
محشر کے دن ہو تیرا ثنا گر ترے حضور

—

Marfat.com

○

کیا مجھ سے ادا ہوں ترے حق ہادیٔ برحق
مقبول ہو ماتھے کا عرق ہادیٔ برحق

اغیار سرافراز ہوئے بزمِ جہاں میں
سیرت سے تری لے کے سبق ہادیٔ برحق

ہم بھول کے پیغام ترا ہو گئے رسوا
جینے نہیں دیتا یہ قلق ہادیٔ برحق

ڈرتا ہوں کہیں صرصرِ دوراں نہ اُڑا لے
باقی ہے جو ایماں کی رمق ہادیٔ برحق

پا کر تری انگشتِ شہادت کا اشارہ
مہتاب کا سینہ ہُوا شق ہادیٔ برحق

Marfat.com

اللہ نے بخشی تجھے کونین کی شاہی
محکوم ترے چودہ طبق ہادیٔ برحق

دیتا ہے تری سیرتِ نوریں پہ گواہی
قرآن کا ایک ایک ورق ہادیٔ برحق

لاریب ہے خوں تیرے شہیدانِ وفا کا
جس سے ہے ضیا گیر شفق، ہادیٔ برحق

تائب کو زمانے کے اندھیروں سے بچا لے
پیغامبرِ ربِّ فلق، ہادیٔ برحق

—

○

جاں آبروئے دیں پہ فدا ہو تو بات ہے
حق عشقِ مصطفٰےؐ کا ادا ہو تو بات ہے

ہر لحظہ دل میں یادِ رسولِؐ انام ہو
ہر دم لبوں پہ صلِّ علیٰ ہو تو بات ہے

سرکارؐ کی رضا میں ہے اللہ کی رضا
ہر دم رضا رسولؐ کی چاہو تو بات ہے

دیتی ہے یہ پیام ہوائے دیارِ پاک
عشقِ نبیؐ عمل کی بنا ہو تو بات ہے

ہر منزلِ حیات میں پیشِ نگاہِ شوق
ارشادِ خواجۂؐ دوسرا ہو تو بات ہے

خیر الامم کی شان سے ہم سب ہیں سرفراز
انسانیت کا ہم سے بھلا ہو تو بات ہے

○

زیست کی روحِ رواں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
شاملِ حالِ جہاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

مونسِ غم زدگاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
ہر گھڑی فیض رساں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

بصرِ بے بصراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر
ہنرِ بے ہنراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

وجہِ تخلیقِ جہاں ہے مرے مولاؐ کا وجود
مژدۂ امن و اماں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

تا ابد ہر کلمہ گو کے نگہباں ہیں آپؐ
جانبِ اُمتیاں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

میری سرکارؐ کی رحمت ہے محیطِ عالم
از کراں تا بہ کراں ہے مرے خواجہؒ کی نظر

Marfat.com

کِھلا گئی ہے بہر سُو نبیؐ کی طبعِ نفیس
گُلِ وفا، گُلِ صدق و صفا، گُلِ تقدیس

حضورؐ قافلۂ صادقاں کے راہنما
حضورؐ خیلِ رسولاں کے سربراہ و رئیس

حضورؐ ساری خدائی کے واسطے رحمت
حضورؐ سارے زمانے کے غمگسار و انیس

ہے محکماتِ الٰہی کی دلنشیں تفسیر
زبانِ احمدِؐ مرسل کا ہر بیانِ سلیس

ہو اُن کے صدقے میں تائبؔ پہ بھی کرم یارب
جو زندگی میں رہے سیّدالوریٰ کے جلیس

○

کب ہوگی شبِ ہجراں کی سحر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ
کب ہوگی دعا لبریزِ اثر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ

کب بابِ کرم کو دیکھیں گے یہ چاک گریباں، خاک بسر
کب ہوگی فقیروں پر بھی نظر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ

ہر آن میں گیت ترے گاؤں، ہر گام پہ شکر بجا لاؤں
قسمت میں ہو گر طیبہ کا سفر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ

سب اذنِ حضوری مانگتے ہیں، کیا نالۂ شب، کیا آہِ سحر
کیا سوزِ جگر، کیا دیدۂ تر اے سرورِ عالم صلِّ علیٰ

دل میں یہ تڑپ ہے نائبؔ و منذرؔ باہم طیبہ کو جائیں
بارانِ کرم ہو دونوں پر اے سرورِ عالم، صلِّ علیٰ [illegible]

Marfat.com

○

تیرا دربار ہے عالی آقاؐ
تیرا کردار مثالی آقاؐ

تیرے جلووں کی ضیاریزی نے
بزمِ کونینؑ اجالی آقاؐ

لامکاں تیری گزرگاہ میں ہے
شان تیری ہے نرالی آقاؐ

اِک جہاں تیرے کرم کا طالب
ایک عالم ہے سوالی آقاؐ

تو ہے مظلوم کا حامی شاہا
تو ہے نادار کا والی آقاؐ

Marfat.com

اُمّتِ خستہ کے تن میں پھر سے
پھونک دے روحِ بلالی آقاؐ

آرزو مندِ حرم ہے کب سے
روح کی بے پر و بالی آقاؐ

تجھے ہر بے سروساماں ہے عزیز
میرا دامن بھی ہے خالی آقاؐ

نعت کے پھول سجا کر تائبؔ
پیش کرتا ہے یہ ڈالی آقاؐ

—

○

آفاق رہینِ نظرِ احمدؐ مختار
انفس میں ہے جاری اثرِ احمدؐ مختار

ہر وادیٔ جاں ہے شہؐ ابرار کی منزل
ہر گوشۂ دل رہگذرِ احمدؐ مختار

منبع ہے اجالوں کا دیارِ شہؐ طیبہ
محور ہے خیالوں کا درِ احمدؐ مختار

تقدیرِ بشر منتظرِ ختمِ رسل تھی
ہر دَور میں آئی خبرِ احمدؐ مختار

Marfat.com

وہ خواجۂ عالم بھی ہے، سالارِ امم بھی
ہے تاجِ شفاعت بسرِ احمدِ مختار

طائف کی مسافت ہو کہ ہجرت کا سماں ہو
ہمّت کا سبق ہر سفرِ احمدِ مختار

تائب کی رہے لاج سرِ حشر خدایا
کہتے ہیں اسے نغمہ گرِ احمدِ مختار

—

Marfat.com

○

شوق و نیاز و عجز کے سانچے میں ڈھل کے آ
یہ کوچۂ حبیبؐ ہے، پلکوں سے چل کے آ

امّت کے اولیا بھی ادب سے ہیں دم بخود
یہ بارگاہِ سرورِ دیںؐ ہے سنبھل کے آ

آتا ہے تُو جو شہرِ رسالت مآب میں
حرص و ہوا کے دام سے باہر نکل کے آ

ماہِ عرب کے آگے تری بات کیا بنے
اے ماہتاب روپ نہ ہر شب بدل کے آ

سوز و تپش سخن میں اگر چاہتا ہے تُو
عشقِ نبیؐ کی آگ سے تائب پگھل کے آ

Marfat.com

صبحِ سعادت

لائے پیامِ رحمتِ حق سیّد البشر
فریادِ آج نوعِ بشر کی سُنی گئی

فاراں کی چوٹیوں سے ہُوا مہر ضو فشاں
ظلمت نصیب شام و سحر کی سُنی گئی

آیا خدا کو رحم زمانے کے حال پر
انسانیت کے دیدۂ تر کی سُنی گئی

آخر ہوئی قبول براہیمؑ کی دعا
ملّت کے زخم ہائے جگر کی سُنی گئی

آدمؑ کی روح جھوم اُٹھی باغِ خلد میں
ایوبؑ کی، مسیحؑ و خضرؑ کی سُنی گئی

اُمّی لقب نے فاش کیے زندگی کے راز
عقل و شعور و علم و ہُنر کی سُنی گئی

بطحا کی وادیوں سے نمودِ سحر ہوئی
آرائشِ حیات برنگِ دگر ہوئی

ناگاہ تیرگی کی ردا چاک ہو گئی
پیشِ نگاہ مطلعِ انوار آ گیا

اسلوب زندگی کا ہوا دلکش و حسیں
امن و سلامتی کا علم دار آ گیا

پا کر خدا سے رحمتِ دارین کا لقب
سارے جہاں کا مونس و غم خوار آ گیا

Marfat.com

سلجھیں تمام گیسوئے حکمت کی الجھنیں
جب دہر میں وہ کاشفِ اسرار آگیا

گم گشتگانِ راہ نے پایا سراغِ زیست
میرِ حجاز و قافلہ سالار آگیا

تثلیث و آزری کو مٹانے کے واسطے
دنیا میں اک خدا کا پرستار آگیا

دم توڑتی حیات کی نبضیں سنبھل گئیں
تقدیر کے ستاروں کی راہیں بدل گئیں

—

Marfat.com

عیدِ میلادالنبیؐ

آیا ہے وفا کی خوشبو سے سینوں کو بسا دینے والا
آیا ہے جہانِ ویراں کو گلزار بنا دینے والا

آیا ہے نگارِ ہستی کی زلفیں سلجھا دینے والا
آیا ہے عروسِ گیتی کے چہرے کو ضیا دینے والا

آیا ہے تمدّن کی شمعیں عالم میں جلا دینے والا
آیا ہے جہالت کی ظلمت دنیا سے مٹا دینے والا

آیا ہے سسکتی قدروں کو پیغامِ بقا دینے والا
آیا ہے بھٹکتی نسلوں کو منزل کا پتا دینے والا

Marfat.com

آیا ہے بشر کو جینے کے آداب سکھا دینے والا
آیا ہے بالآخر انساں کو انسان بنا دینے والا

مہکے ہے فضا سبحان اللہ، کہتے ہیں ستارے صلِّ علیٰ
دل کیوں نہ کہے ماشاء اللہ جاں کیوں نہ پکارے صلِّ علیٰ

—

پھر اُٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ

آفتابِ رسالت نہ اُبھرا تھا جب
خاکدانِ جہاں کی تھی حالت عجب

ہر طرف تھیں جہالت کی تاریکیاں
چار سُو تھی فلاکت کی منحوس شب

ڈوبی ڈوبی سی تھی نبضِ صدق و صفا
سہمی سہمی سی تھی روحِ علم و ادب

دور دورہ زمیں پر تھا الحاد کا
آدمیّت کی ہر قدر تھی جاں بلب

Marfat.com

تین سو ساٹھ بت خانۂ حق میں تھے
بت پرستی میں اتنے بڑھے تھے عرب

عام تھا اُن میں آزارِ دخترکشی
ہر کوئی تھا پرستارِ بنتِ عنب

حد سے گزری جو انساں کی بے رہ روی
آگیا جوش میں ناگہاں فضلِ رب

سکۂ حق چلانے حضورؐ آگئے
نقشِ باطل مٹانے حضورؐ آگئے

ختم ادوارِ تثلیث و کثرت ہوئے
رنگِ وحدت جمانے حضورؐ آگئے

Marfat.com

معصیت کے عذابِ المناک سے
آدمی کو چھڑانے حضورؐ آ گئے

صرصرِ غم نے مرجھا دیا تھا جنھیں
ایسی کلیاں کھلانے حضورؐ آ گئے

بیکسوں پر کھُلے بابِ لطف و کرم
لعل و گوہر لٹانے حضورؐ آ گئے

جو فروزاں رہیں گی رہِ زیست میں
ایسی شمعیں جلانے حضورؐ آ گئے

تھا سفینہ معیشت کا گرداب میں
پار اُس کو لگانے حضورؐ آ گئے

—

Marfat.com

محفلِ دہر کا پھر عجب رنگ ہے
زندگی کا چلن سخت بے ڈھنگ ہے

امن کا لفظ پابندِ معنی نہیں
سارے عالم پہ اُمڈی ہوئی جنگ ہے

سحرِ زر سے ہے پتھر ضمیرِ جہاں
عرصۂ زیست نادار پر تنگ ہے

پھول ہیں ہر ہوس کار کے واسطے
اہلِ حق کے لیے بارشِ سنگ ہے

تار اُلجھے ہوئے سازِ ہستی کے ہیں
بے اثر پھر صداقت کا آہنگ ہے

اشرف الخلق کے فکر و کردار پر
دم بخود ہے زمیں آسماں دنگ ہے

Marfat.com

اتباعِ شریعت کے دعوے تو ہیں
روح شیدائے تقلیدِ افرنگ ہے

—

پھر اُٹھا ہاتھ بہرِ دعا یا نبیؐ
شاد ہو جائے خلقِ خدا یا نبیؐ

لوٹ آئے مرے دیکھتے دیکھتے
دَورِ عدل و مساوات کا یا نبیؐ

حُرمتِ خونِ انساں ہو سب پر عیاں
پھر چلے خیر کا سلسلہ یا نبیؐ

پھر سرافراز ہو اُمّتِ آخریں
ختم ہو یورشِ ابتلا یا نبیؐ

دُور مایوسیوں کی شب تار ہو
مہرِ اُمید ہو رُونما یا نبیؐ

زندگی حق پرستوں پہ آسان ہو
پھر ہو ترویجِ مہر و وفا یا نبیؐ

یہ وطن جو بنا ہے ترے نام پر
اس کے سر سے ٹلے ہر بلا یا نبیؐ

—

Marfat.com

معراجِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تسخیرِ عرصۂ دوسرا آپؐ کے لیے
اعزازِ سیرِ عرشِ علا آپؐ کے لیے
انوارِ لامکاں تھے پیمبرؐ کے منتظر
بابِ مشاہدات کھلا آپؐ کے لیے

اسرا کی شب خدا نے ہزار اہتمام سے
اسرارِ کائنات بتائے حضورؐ کو
گلزارِ خلد، چشمۂ کوثر، حریمِ قدس
سب رنگ، سب مقام دکھائے حضورؐ کو

Marfat.com

محبوبؐ نے تحیّہ و تسلیم پیش کی
تحفے صلوٰۃ و صوم کے حق سے عطا ہوئے
اُمّت کی مغفرت کا ملا مژدہ حسیں
ابوابِ التفات و عنایات وا ہوئے

معراج کا سفر ہے دلیل اس خیال کی
فتح و ظفر ہے آپ کی اُمّت کے واسطے
ارض و سما، خلا و ملا، سب ہیں رہگزر
شرطِ سفر ہے آپ کی اُمّت کے واسطے

جس طرح ایک اشک سمندر کا بھید ہے
زنجیرِ در ہیں گنبدِ بے در کا بھید ہے
میرے سمندِ فکر میں باقی نہیں سکت
عجزِ سخن میں اوجِ پیمبرؐ کا بھید ہے

شبِ اسرا

یادِ شبِ اسرا سے جو سینہ مرا چمکا
آنکھوں میں پھری شعلہ بجاں مسجدِ اقصیٰ

جس ارضِ مقدّس پہ خداوندِ جہاں نے
سرکارؐ کو نبیوں کی امامت سے نوازا

جس خاک پہ اصحاب کے سجدوں کے نشاں ہیں
جو ہے مرے اسلاف کی تاریخ کا حصّہ

معراجِ سماوی کا جو ہے نقطۂ آغاز
جو قبلۂ اوّل ہے فدایانِ ہدیٰ کا

Marfat.com

جس خاک سے آقاؐ مرے پہنچے سرِ قوسین
طے کرتے ہوئے عرصہ گہِ عرشِ معلّٰی

دل کو مرے تڑپانے لگی پستیٔ اُمّت
جوں جوں مجھے یاد آنے لگی رفعتِ مولیٰ

اُس شاہؐ کی اُمت ہوئی محتاجِ زمانہ
ہر نعمتِ کونین ہے جس شاہ کا صدقہ

جو دہر میں فیضانِ رسالت کی امیں ہے
وہ قوم ہوئی صدق و عدالت سے معرّا

بہ حالِ زبوں اُمّتِ مرحوم کا یا رب!
اب شاعرِ سرکارؐ سے دیکھا نہیں جاتا

پھر ملّتِ بیضا کو سرافرازِ جہاں کر
اب پھیر دے ماضی کی طرف چہرۂ فردا

Marfat.com

لوٹا دے بہاریں چمنستانِ صفا کی
لہرا دے زمانے میں صداقت کا پھریرا

حسرت ہے کہ تائبؔ بھی اُبھرتا ہوا دیکھے
ظلمات کی خندق سے ہدایت کا سویرا

—

Marfat.com

غزوۂ بدر

غزوۂ بدر وہ تاریخ کا بابِ زرّیں
لے کے آیا جو مسلماں کے لیے فتحِ مبیں

تمتما اُٹھی مسرّت سے مشیّت کی جبیں
یوں صف آرا ہوئے آئینِ رسالت کے امیں

دین کی راہ میں وہ مرحلۂ جرأت و شوق
اپنی منزل کو رواں قافلۂ عزم و یقیں

سرِ میداں نکل آئے جو علیؓ و حمزہؓ
تنگ یک بارہ ہوئی عتبہ و شیبہ پہ زمیں

Marfat.com

سرفروشانہ لڑے ایسے فدایانِ رسولؐ
کہ فرشتوں کے لبوں پر تھی صدائے تحسین

سازوساماں پہ کوئی تکیہ نہ خوفِ اعدا
فقط اللہ کا پیمان تھا وجہِ تسکیں

گر اسے بدر کا عنواں نہ میسّر آتا
داستان ملّتِ بیضا کی نہ ہوتی رنگیں

—

Marfat.com

آرزوئے حضوری

لوگ رخصت ہوئے جو حج کے لیے
جلے میری پلک پلک پہ دیئے

دل میں ہے درد و داغِ مہجوری
وہ حرم سے نگاہ کی دُوری

نہ زر و سیم ہے نہ جنسِ ہنر
صرف شوقِ سفر ہے برگِ سفر

کس طرح آؤں تیرا گھر دیکھوں
کیسے طیبہ کے بام و در دیکھوں

Marfat.com

ربِّ کعبہ ! کرم کا طالب ہوں
میں تری ذات سے مخاطب ہوں

کون ہے جو مری پکار سُنے
قصّۂ چشمِ اشکبار سُنے

سخت مضطر ہوں خالقِ کونین
ہو میسّر زیارتِ حرمین

گر ملے مجھ کو حاضری کا پیام
چلوں کعبے کو باندھ کر احرام

جب میں باب السّلام سے گزروں
خواہشِ ننگ و نام سے گزروں

آئے جس دم مقامِ ابراہیم[۴]
شوق سے خم کروں سرِ تسلیم

Marfat.com

مجھ کو یارب ہو طوفِ کعبہ نصیب
سنگِ اسود بھی ہو لبوں کے قریب

ہو مقدّر میں سر خرد ہونا
ملتزم سے لپٹ لپٹ رونا

پیاس اپنی بجھاؤں زمزم سے
بے نیازی ہو کیف سے کم سے

ہو نظر میں حطیم کا اکرام
ہیں جہاں دفن انبیائے کرام

سعی جب ہو صفا و مروہ کی
یاد ہو ہاجرہ کی بے چینی

جب منیٰ میں قیام ہو میرا
سجدۂ شکر کام ہو میرا

Marfat.com

عرفات آئے تو وقوف کروں
جبل الرحمت اُس گھڑی دیکھوں

پھر کروں واپسی پہ قربانی
دل کو گرمائے جوشِ ایمانی

یوں ادا ہو خلیلؑ کی سنّت
اُس رسولِ جلیل کی سنّت

دل میں ہو جذبہ حق شعاری کا
جاں سپاری کا، جاں نثاری کا

میں بصد عجز و انکسار چلوں
جب سوئے شہرِ شہریار چلوں

لے کے انوارِ گنبدِ خضرا
جگمگا لوں میں روح کی دنیا

Marfat.com

جالیوں سے لپٹ لپٹ جاؤں
عاجزی سے سمٹ سمٹ جاؤں

پڑھوں سردارِ انبیاء پہ سلام
پڑھوں اصحابِ باصفا پہ سلام

ہو دعائیں جوارِ رحمت میں
سجدہ ریزی ریاضِ جنّت میں

میرے مالک مرے سمیع و بصیر
دیکھوں اس خوابِ خوب کی تعبیر

—

Marfat.com

گنبدِ خضرا کے سائے میں

کرم ہے بے نہایت گنبدِ خضرا کے سائے میں
چمک اُٹھی ہے قسمت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ہے مظہر آیۂ لَا تَرْفَعُوْا کا زائرِ حضرتؐ
عقیدت کی ہے صورت گنبدِ خضرا کے سائے میں

مواجہ پر سلامِ عجز کوئی پیش کرتا ہے
کسی کو ہے یہ حسرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ستونِ عائشہؓ کے پاس کوئی سر جھکائے ہے
کوئی ہے محوِ حیرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ملی کیا شان حنّانہ کو سرکارِ دو عالم سے
رہے گا تا قیامت گنبدِ خضرا کے سائے میں

Marfat.com

ستونِ بی لبابہؓ کے قریں تائب ہوا تائب
ملی ذرّے کو رفعت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نظر آئے تہجد اور وفودِ وحی کے منطقے
ہوئی بارانِ رحمت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نشاناتِ سریر و صفّہ سے آنکھیں ہوئیں روشن
ملی دل کو طراوت گنبدِ خضرا کے سائے میں

جبیں سائی ریاض الجنّہ میں عینِ سعادت ہے
عبادت ہے عبادت گنبدِ خضرا کے سائے میں

حریمِ سرورِ دیں میں شرف سجدوں کا حاصل ہے
تشہّد کی ہے لذّت گنبدِ خضرا کے سائے میں

مرے بے تاب جذبوں میں ہے صورت شادمانی کی
تڑپنے میں ہے راحت گنبدِ خضرا کے سائے میں

نظر کے سامنے ہیں گنبدِ خضرا کے نظّارے
عجب ہے دل کی حالت گنبدِ خضرا کے سائے میں

Marfat.com

یہ دربارِ رسالت ہے بہر سو اُن کے جلوے ہیں
تجلّی کی ہے کثرت گنبدِ خضرا کے سائے میں

ہوے جو آستانِ پاک پر حاضر ملی ان کو
شفاعت کی بشارت گنبدِ خضرا کے سائے میں

زیارت روضۂ اطہر کی دیدارِ پیمبرؐ ہے
ہوئی کیا کیا عنایت گنبدِ خضرا کے سائے میں

رہا تائبؔ پہ لطفِ خاص سرکارِ دو عالم کا
ہُوئی توفیقِ مدحت گنبدِ خضرا کے سائے میں

—

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور

Marfat.com

○

قدموں میں شہنشاہِ دو عالم کے پڑا ہوں
میں ذرّۂ ناچیز ہوں یا بختِ رسا ہوں

اب کونسی نعمت کی طلب حق سے کروں میں
دہلیز پہ سلطانِ مدینہ کی کھڑا ہوں

اس پیکرِ نوریں کو تصوّر میں بسا کر
میں روضۂ اطہر کی طرف دیکھ رہا ہوں

دامن مرا دھلوایا گیا عرفہ میں پہلے
پھر درگہِ سرکار میں بلوایا گیا ہوں

اے کاش ذرا دیر یہیں وقت ٹھہر جائے
میں پیشِ رسولِ عربی نعت سرا ہوں

Marfat.com

○

بارگاہِ نبوی میں جو پذیرائی ہو
گنگ جذبوں کو عطا قوّتِ گویائی ہو

اپنی معراج کو پہنچی ہے مری فکر و نظر
اور کس اوج کی اب روحِ تمنّائی ہو

میری آنکھیں تو ہیں انوارِ حرم سے روشن
دل میں بھی اُن کی ضیا سے چمن آرائی ہو

زندگی مدحِ پیمبرؐ میں بسر ہو ایسے
نعت میرے لیے سرچشمۂ رعنائی ہو

جو نہ لرزے صفِ باطل کے مقابل آقاؐ
میرے ایماں کو عطا ایسی توانائی ہو